

کارکنانِ جماعت کے نام

ماہِ رمضان کا پیغام

لیاقت بلوچ

قیم جماعت اسلامی پاکستان

منشورات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت امرائے صوبہ، حلقہ، اضلاع، زون اور مقامی جماعت اسلامی پاکستان

محترمہ قیمہ، ناظمات صوبہ و اضلاع حلقہ خواتین وسربراہان برادر تنظیمات جماعت اسلامی پاکستان

السّلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

اُمید ہے آپ کامل یکسوئی کے ساتھ دعوت دین کے کام میں ہمہ تن مصروف ہوں گے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم غلبہ اسلام کے جملہ کام اللہ کی رضا کے لیے کریں اور ہم سب کی عاقبت بخیر فرمائے۔ آمین رمضان المبارک ہماری زندگی میں ایک مرتبہ پھر ہم پر سایہ فگن ہو رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ۔

"ہوشیار [عقل مند] توانا وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور آخرت کی نجات و کامیابی کے لیے عمل کرے اور نادان و ناتواں وہ ہے جو اپنے آپ کو اپنی خواہشاتِ نفس کا تابع کردے اور بجائے احکام خداوندی کے اپنے نفس کے تقاضوں پر چلے اور اللہ سے اُمیدیں باندھے۔"

اس لیے رمضان کی آمد سے بہت پہلے میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ رمضان المبارک کا مرتبہ و مقام ایک مرتبہ پھر سمجھیں وہ سید الشھور [یعنی گیارہ مہینوں کا] سردار مہینہ ہے اس لیے اس کی شان وشوکت کے مطابق اس کی آمد سے اس سے کما حقہ، استفادہ کرنے کے لیے ٹھوس منصوبہ بنائیں کہ کیا کیا کرنا ہے، کس کس وقت کرنا ہے، اور کیسے کیسے کرنا ہے۔ میں بھی آپ کی

خدمت میں چند عملی تجاویز پیش کروں گا تاہم منصوبہ عمل بنانے کی اہمیّت کو اجاگر کرنے کے لیے ایک طویل حدیث کا اقتباس پیش کرتا ہوں جو آپ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے اس سوال کے جواب میں کہ صحیفۂ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیمات کیا تھیں آپ ﷺ نے فرمایا:

''اور عقل مند کے لیے جب تک وہ ہوش وحواس میں ہے ضروری ہے اپنے اوقات کی تقسیم کرے کچھ وقت خدا سے دُعا و مناجات میں لگائے، کچھ وقت اپنا آپ احتساب کرے، کچھ وقت اللہ کی قدرت کے کرشموں پر اور اس کی بنائی ہوئی چیزوں پر غور و فکر کرے اور کچھ وقت ایسا ہو جس میں کھانے پینے کی فکر کرے۔''

اس تناظر میں میرا مشورہ ہے کہ سید مودودی رحمۃ اللہ علیہ کی دو کتابیں ابھی سے حاصل کر لیں اور انکا مطالعہ شروع کر دیں۔

۱۔کتاب الصوم ۲۔فضائل قرآن

آنحضرت ﷺ کیسے رمضان گزارتے تھے اس کا پورا نقشہ ان کتابوں کے اندر مل جائے گا اور اگر ''حقیقتِ صوم وصلوٰۃ'' از خطبات بھی ان کے ساتھ پڑھ لیں گے تو یہ سونے پر سہاگہ کا کام دے گا ان ابتدائی گزارشات کے بعد میں چند اہم امور کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اُمید ہے کہ آپ ان پر غور و خوض کے ساتھ اس پر عمل درآمد کا ٹھوس اور نتیجہ خیز منصوبہ بنائیں گے۔

۱۔استقبال رمضان:

آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث سے اشارہ ملتا ہے کہ آپ ﷺ نے پندرہ شعبان کے بعد اہل ایمان کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے تاکہ لوگ تازہ دم ہو کر رمضان کے روزے اور نوافل، تلاوت وغیرہ کریں اور ان میں جسمانی کمزوری لاحق نہ ہو جائے۔ الفاظ ہیں:

آپ ﷺ نے فرمایا: جب آدھا شعبان گزر جائے تو تم نفلی روزے نہ رکھو۔

لہٰذا پندرہ شعبان سے ہی رمضان کے استقبال کی تیاریاں شروع کر دیجیے تاکہ بروقت

www.pdfbooksfree.blogspot.com

ان کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ نیز استقبال رمضان کے حوالے سے کتاب الصوم ص: ۴۹ کی حدیث نمبر ۹ کو پڑھ لیا جائے۔ تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ آپ کس قدر رمضان کے استقبال کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

۲۔ رمضان کے ہر کام کا ستر گنا اجر

رمضان المبارک میں ہر کام کا اجر وثواب ستر گنا بڑھ جاتا ہے اس کا کیا سبب ہے غور سے قرآن کا مطالعہ کیا جائے تو اسکی وجہ یہ ہے کہ اس مہینہ میں قرآن مجید نازل ہوا ہے جس میں مسلمانوں کو مکمل ضابطۂ حیات اور نظامِ زندگی عطا کیا گیا ہے لہٰذا رمضان میں بڑے پیمانہ پر قرآن کی تلاوت و تفہیم، ترجمہ اور کچھ حصّہ حفظ کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ اس کا عملی خاکہ کیا ہوسکتا ہے وہ درج ذیل ہے۔

- قرآن مجید کی سات منزلیں ہیں اگر روزانہ ایک منزل تلاوت کی جا سکے تو کیا کہنے بصورت دیگر کم از کم ایک پارہ تو لازماً تلاوت کیا جائے۔
- مرکزی شعبۂ تنظیم اس مرتبہ الگ سے چند سورتوں کے حفظ اور قرآنی اور مسنون دُعاؤں کا ایک مجموعہ بطورِ تربیتی نصاب آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہے ان میں سے ہر روز ایک دُعا اور وہ سورتیں یاد کی جائیں اگر وہ سورتیں پہلے یاد ہیں تو پھر اپنی صوابدید پر کچھ اور سورتوں کا انتخاب کر کے انہیں یاد کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

۳۔ تحفیظ اور تفہیم کا نصاب

نیز اس نصابِ حفظ اور قرآنی اور مسنون دُعاؤں کا لفظی ترجمہ اور تفہیم القرآن کی مدد سے ان کی تفسیر پڑھی جائے اور اگر ممکن ہو تو گھر میں اجتماعی مطالعہ کیا جائے اور اہل خانہ کو بھی یہ سب چیزیں یاد کرائی جائیں۔ نیز نماز اور ترجمہ نماز اور متعلّقات نماز کو ایک مرتبہ پھر دیکھ لیا جائے تا کہ

اگر کوئی کمی ہو تو اس کی بھی اصلاح کر لی جائے۔

۴۔ ہر سطح کے نظم کے فرائض

ہر سطح کا نظم بھی اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ کر رمضان المبارک کے اجتماعی پروگرامات پر غور و فکر کرنا شروع کر دے اور طے کر لیں کہ کیا کرنا ہے، کب کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے تاکہ اس مجوزہ پروگرام پر پندرہ شعبان سے عمل درآمد شروع ہو جائے۔

۵۔ فرض نمازوں اور تراویح کا با جماعت اہتمام

رمضان المبارک کا چاند نظر آتے ہی مسلم گھرانوں میں فرحت و انبساط کے دریا موجیں مارنے لگتے ہیں اور وہ چاند دیکھ کر یہ دعا کرتے ہیں:

اَللّٰہُ اَکبَرُ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَینَا بِالاَمنِ وَالاِیمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالاِسلَامِ وَالتَّوفِیقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرضَیٰ رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللّٰہ [سنن دارمی ج:۱ حدیث:۳۳۶]

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ تو اسے ہم پر طلوع کر امن ایمان سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور اس چیز کی توفیق کے ساتھ جس سے تو محبت کرتا ہے اور جسے پسند کرتا ہے۔ [اے چاند] ہمارا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔

مغرب کی نماز کے ساتھ ہی غیر معمولی طور پر ہر آدمی اپنے معاملات اور کام سمیٹ کر نماز عشاء اور نماز تراویح میں شرکت کے لیے تیاریاں شروع کر دیتا ہے۔ میں اس موقع پر جماعت کے ہر سطح کے نظم اور متعلقین جماعت سے کہنا چاہوں گا کہ وہ۔

- ایک تو اس بات کا اہتمام کریں کہ عشاء کی اذان کے ساتھ ہی ہر آدمی مسجد پہنچے اور اس کا ہدف یہ ہو کہ وہ پہلی صف میں جگہ حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کرے کیونکہ پہلی صف کا ثواب بہت زیادہ ہے ورنہ تکبیر تحریمہ تو کسی صورت فوت نہ ہونے پائے۔

- دوسرا کام یہ کرے کہ گھر سے وضو بنا کر آئے اور مسجد میں پہنچ کر تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کی نیت کر کے دو، دو رکعت نماز ادا کرے اور اس کے بعد دو یا چار نوافل ادا کرنا ممکن ہو تو وہ بھی ضرور ادا کرے۔ احادیث مبارکہ میں اس کا بڑا اجر و ثواب بیان ہوا ہے ہمیں کام اس عزم و ہمت اور کوشش سے کرنے چاہئیں کہ یہ ہمارا زندگی بھر کا معمول بن جائے۔
- فرض نمازوں کے ہم پابند ہیں اس لیے تمام نمازوں کے لیے درج بالا باتوں کا التزام کرنا چاہیے البتہ یہاں تیسری بات جو میں خصوصیت سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ نماز تراویح کا بھی ہم سب لوگ اہتمام کریں ایک تو اس لئے کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں فرض نمازوں کے محاسبہ کے وقت ممکن ہے یہ نوافل اللہ کی خاص رحمت سے ہمارے کام آجائیں دوسرے اس لیے بھی کہ قیام رمضان کے اس مختصر عمل کو حدیث پاک میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ایک سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''جو شخص یہ نماز [تراویح] پڑھتا ہے اس کو پوری رات کے قیام کا ثواب ملے گا'' تیسرے یہ کہ یہ نماز دراصل زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کو سننے کے لیے ہے لہٰذا آٹھ اور بیس رکعت کی بحث سے بالاتر ہو کر پورے قرآن مجید کو سننے کے لیے ایسی مسجد کا انتخاب کیا جائے جہاں نماز تراویح پورے خشوع و خضوع، اطمینان و سکون اور خوش الحانی کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں سے قرآن سننے کو پسند فرماتے اور لمبی قرأت کے ساتھ نہایت تسلی کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام کرتے تھے۔ بہر حال نماز تراویح میں پورا قرآن سننے کا ہم سب کو اہتمام کرنا چاہیے۔

۶۔ تراویح کے بعد جلدی سو جائیے

نماز تراویح کے بعد یہ اہتمام ضروری ہے کہ جلدی سو جائیں تا کہ سحری کے لیے بر وقت اُٹھا جا سکے کیونکہ سحر کے وقت کچھ کھانے پینے کا عمل مسنون ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تاکید فرمائی ہے۔ اس دوران اللہ تعالیٰ توفیق بخشے تو دو، چار، آٹھ نوافل ادا کرنا بھی نفع کا سودا ہو گا

ممکن ہوتو اس عمل کو بھی اختیار کیا جائے۔

۷۔روزوں کا اثر معمولات زندگی پر

روزہ اسلام کا چوتھا ستون ہے اور یہ ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے بشرطیکہ کوئی شرعی عذر نہ رکاوٹ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے روزہ انسان پر تزکیۂ نفس اور تقوی و طہارت حاصل کرنے کے لیے فرض کیا ہے لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ اس کے جملہ مقاصد اور تقاضوں کو سامنے رکھ کر روزہ رکھیں تفصیلات تو آسان فقہ وغیرہ میں دیکھی جائیں لیکن میں یہاں چار حدیثوں کا ترجمہ پیش کرتا ہوں تا کہ دوران روزہ ان کا خیال رکھا جا سکے۔

❖ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازے کا نام ریان ''سیراب کرنے والا'' ہے اس دروازے سے صرف روزے داروں کا داخلہ ہوگا۔''
[بخاری، مسلم بحوالہ مشکوٰۃ حدیث:۱۹۵۷]

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے رمضان کے روزے [اللہ پر] ایمان رکھتے ہوئے اور طلب ثواب کے لیے رکھے تو اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس شخص نے رمضان میں [اللہ پر] ایمان رکھتے ہوئے اور طلب ثواب کے لیے قیام کیا اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس شخص نے شب قدر کا قیام [اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور طلب ثواب کے لیے کیا اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔'' [بخاری مسلم بحوالہ مشکوٰۃ حدیث نمبر:۱۹۵۸]

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹ بولنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کو نہیں چھوڑتا تو اللہ کو کچھ پروا نہیں کہ وہ [روزے میں] کھانا پینا چھوڑ دے۔'' [صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ حدیث نمبر:۱۹۹۹]

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کتنے روزے دار ہیں جن کو ان کے روزوں سے صرف پیاس حاصل ہوتی ہے اور کتنے رات کو قیام کرنے والے ہیں کہ ان کو ان کے قیام سے صرف بیداری حاصل ہوتی ہے۔''

[سنن دارمی بحوالہ مشکوٰۃ حدیث نمبر:۲۰۱۴]

لہٰذا روزے کا تقاضا ہے کہ ہم فرائض کا اہتمام کریں اور منکرات سے بچیں اور حلال وحرام کی تمیز کریں، رزق حلال اور صدق مقال کا اہتمام کریں اور باہم ہر مسلمان ایک دوسرے کی خیرخواہی کا حق ادا کرے، پڑوسیوں، رشتے داروں، اولاد، والدین، ملازمین غرض سب کے حقوق ادا کریں تب جا کر روزے کے حقیقی مقاصد حاصل کرنے میں ہم کامیاب ہوں گے۔

۸۔ سحری کھانے کا اہتمام کیجیے

روزے کا آغاز ہر مسلمان سحری سے کرتا ہے اور روزے کا اختتام افطار پر ہوتا ہے۔ ایک تو ہر آدمی جہاں جس حال میں ہے افطار کرتا ہے اور کر سکتا ہے لیکن اسلام اجتماعیت کا دین ہے اس لیے وہ سب لوگوں کو جہاں ایک کلمہ پر جمع کرتا ہے اور اس کی عبادات نماز، زکوٰۃ، حج اجتماعیت کا درس دیتی ہیں اسی طرح روزہ بھی اسلام کے اجتماعی نظام کا مظہر اور ریفریشر کورس ہے۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھا جاتا ہے، سحر و افطار کا نظام سب کے لیے یکساں ہے، یوم عید بھی مسلمانوں کی شیرازہ بندی کو پروان چڑھاتی ہے۔ افطار بھی اسی قبیل سے ہے ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم کے بیٹے کے تمام نیک اعمال کا بدلہ دس گناہ سے لے کر سات سو گنا تک دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے یعنی حدیث قدسی ہے کہ ''سوائے روزے کے بلاشبہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ انسان اپنی شہوت اور کھانے پینے کو میری رضامندی کے لیے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک خوشی جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی جب اس کی اس کے پروردگار

سے ملاقات ہوگی اور روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی مہک سے بہتر ہے اور روزہ [گناہوں سے] محفوظ رکھتا ہے اور جب تم نے رزہ رکھا ہو تو فحش گفتگو سے احتراز کیا جائے اور نہ جھگڑا کیا جائے۔ اگر کوئی شخص اسے گالیاں دے یا اس سے لڑائی کرے تو اسے [معذرت کرتے ہوئے] کہے میں روزے سے ہوں۔'' [بخاری مسلم بحوالہ مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۱۹۵۹]

۹۔ دعوتی افطار پارٹیاں دیجیے

اگر رمضان المبارک کو دعوت پہنچانے کا ذریعہ بنایا جائے تو ذرا آپ تصور کریں کہ درج ذیل طریقۂ کار اختیار کرنے سے، ہم دعوتی عمل میں کتنی پیش رفت کر سکتے ہیں۔

- ہمارا ہر رکن، اُمیدوار رکن اور کارکن افطاری کے ایک پروگرام کا ہدف اپنائے جس کی حاضری کم از کم سو افراد ہوں اور زیادہ حاضری پر کوئی پابندی نہیں اس طرح پورے ملک میں پچاس ہزار کم از کم انفرادی افطار پارٹیاں کی جا سکتی ہیں اس میں ایک تو دعوتی عمل آگے بڑھے گا۔ دوسرا اجر و ثواب حاصل ہوگا اور اس کا ایک تیسرا پہلو یہ بھی ہے کہ غرباء و مساکین کو رمضان المبارک میں اچھا، عمدہ اور خوش ذائقہ کھانا میسر آئے گا جن کی دُعائیں اس پر مستزاد ہوں گی۔
- مقامی جماعتیں یونین کونسل پر کم از کم یا زیادہ سے زیادہ جو ممکن ہوں افطار پارٹیوں کا ہدف طے کریں اسی طرح تحصیل/ ٹاؤن اور اضلاع تو صرف رمضان میں ہی دعوتی عمل کتنا آگے بڑھ سکتا ہے۔

۱۰۔ رمضان میں فہم قرآن کلاسز کا اہتمام

رمضان نیکیوں کا موسم بہار ہے اور روزے کی وجہ سے لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جہاں لوگ انفرادی عبادات کا اہتمام کر رہے ہوتے ہیں وہاں وہ مطالب

قرآن کی تہہ تک پہنچنے کے بھی مشتاق ہوتے ہیں اس قلبی کیفیت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہرمقامی جماعت پانچ یا دس روزہ فہم قرآن کلاسز کا اہتمام کرڈالے جوتحریک کو یہ کام اس وقت مطلوب ہے اوراس پر عملدرآمد بھی عین ممکن ہے اس لیے کہ ہمارے سروے کے مطابق ہر ضلع میں مقامی مربی موجود ہیں کسی ضلع میں دس تو کسی ضلع میں ساٹھ بہرحال یہ اضلاع، تحصیل/ ٹاؤن اور مقامات کی مشاورت کے ایجنڈے کالازمی جزو ہونا چاہیے۔

١١۔ دورہ تفسیر کا اہتمام

رمضان المبارک کے موقع پر اضلاع جہاں جہاں دورۂ تفسیر کا اہتمام کر سکتے ہوں وہ فوراً اس کے لیے مشاورت کریں اوراس کو عملی جامہ پہنانے کا اہتمام کیا جائے۔

١٢۔ تراویح کے بعد خلاصہ قرآن بیان کرنے کا اہتمام

ایک اوراہم کام جس کی طرف توجہ دلانا مطلوب ہے وہ یہ ہے کہ جماعتی احباب جن جن مساجد میں نماز پڑھتے ہیں یا جو مساجد ہمارے زیرانتظام ہیں ان میں نماز تراویح کے بعد تلاوت کئے جانے والے حصہ قرآن کا خلاصہ بیان کرنے کا اہتمام کیا جائے کیونکہ یہ کام بھی فہم قرآن کے لیے بہت مددگار ہے۔

١٣۔ اہم ایام رمضان کے پروگرامات

اضلاع تحصیل/ ٹاؤن مقامات اپنے ماہانہ تنظیمی اجتماعات کے ایجنڈے میں درج ذیل ایام کوبھی غوروخوض کے لیے رکھیں تاکہ یہ ایام مؤثر طریقے پر منعقد کئے جاسکیں۔

١۔ ١٠رمضان المبارک یوم باب الاسلام

٢۔ ١٧رمضان المبارک یوم غزوۂ بدر

٣۔ ٢١رمضان المبارک یوم فتح مکہ

www.pdfbooksfree.blogspot.com

۴۔ ۲۷ رمضان المبارک یوم نزول قرآن

۵۔ ۲۷ رمضان المبارک پاکستان کا یوم آزادی

۱۴۔ رمضان المبارک اور اعتکاف

آنحضرت ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے تھے ایک سال بوجوہ ناغہ ہوا تو آپ ﷺ اگلے سال بیس دن اعتکاف بیٹھے۔ ہم میں سے ہر آدمی کو یہ سنت ادا کرنی چاہیے۔ اعتکاف کے لیے مسجد شرط ہے آپ کسی بھی مسجد میں اعتکاف بیٹھ سکتے ہیں اگر اضلاع ایسی منصوبہ بندی کریں کہ ان کے مقامی جماعتوں کے لوگ کسی ایک مسجد میں اعتکاف بیٹھیں اسکے کئی فائدے ہوں گے مثلاً ایک تو آخری عشرہ اور بالخصوص آخری عشرہ کی طاق راتوں کو شب بیداری کا اہتمام کیا جاسکتا ہے۔ اجتماعی مطالعہ قرآن، مطالعہ حدیث مطالعہ لٹریچر حفظ قرآن اور دُعاؤں کے یاد کرنے کرانے میں ایک دوسرے سے تعاون حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اجتماعی کھانا، باجماعت نوافل وغیرہ کا بھی اہتمام ممکن ہے۔ لہٰذا اس کو بھی رمضان کے ایجنڈے کا حصّہ بنایا جائے۔ اس طرح تحصیل / ٹاؤن اور ضلع بھی اجتماعی اعتکاف کا پروگرام بنائے جس میں ارکان، اُمیدواران رکنیت، زیرِ تربیت افراد اور کارکنان کو شوق دلا کر ایک مقام پر جمع کیا جاسکتا ہے۔

۱۵۔ رمضان کی طاق راتوں کا اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری عشرے کی پانچ راتیں، ۲۱۔۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ کے بارے میں حتمی طور پر فیصلہ کرلیا جائے کہ یہ راتیں اعتکاف کے لیے مختص ہیں اور مقامی جماعتوں کیلئے طے کردیا جائے کہ جماعت کے جملہ متعلقین فلاں جگہ پر ان تاریخوں میں جمع ہوا کریں گے۔ مرکز کی طرف سے دیا جانے والا نصاب ان شب بیداریوں میں پڑھا جائے اور باقی امور اپنی اپنی جگہ طے کیے جائیں۔ ان طاق راتوں کا اعتکاف حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ کی روایت

سے ماخوذ ہے جسے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الصوم ص۔۲۷۵ حدیث نمبر ۱۳۴ میں درج کیا ہے اس کا ترجمہ ملاحظہ فرمایئے۔

''حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں جنگل میں سکونت پذیر ہوں اور میں وہاں اللہ کی مہربانی کے ساتھ نماز ادا کرتا ہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی رات کے بارے میں بتائیں کہ جس کے لیے میں مسجد نبوی میں آجاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تئیسویں کی رات آجاؤ۔اس کے بیٹے سے دریافت کیا گیا کہ تمہارے والد کیسے کیا کرتے تھے؟ اس نے بیان کیا کہ وہ مسجد نبوی جاتے اور جب نماز عصر ادا کرتے تو پھر وہاں سے صبح کی نماز ادا کرنے تک نہیں نکلتے تھے جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تو سواری کو مسجد نبوی کے دروازے پر پاتے اور اس پر سوار ہو کر چلے جاتے۔'' [ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ حدیث۔۲۰۹۴]

۱۶۔ختم قرآن کی تقاریب سے استفادہ

قرآن مجید سنانے کی تکمیل کا عمل رمضان المبارک کی پندرہ تاریخ سے بالعموم شروع ہو جاتا ہے اور پھر یہ ۲۹ رمضان تک چلتا رہتا ہے یہ نظم کا کام ہے کہ تکمیل قرآن کی ان تقاریب کا چارٹ بنائے اور موثر طریقے سے وہاں ایک خطاب ہو یہ مشاہدہ کی بات ہے کہ لوگ اس موقع پر نہایت پرسکون بیٹھتے اور بات سنتے ہیں اس لیے تحریک کو ایسے مواقع سے بھرپور فائدہ اُٹھانا چاہیے اس طریقہ سے مربی حضرات کی بھی معقول مصروفیات کا اہتمام ہوگا دعوت کا عمل آگے بڑھے گا اور کارکن بھی متحرک رہیں گے۔

۱۷۔رمضان اور انفاق فی سبیل اللہ:

رمضان اور انفاق کا باہم چولی دامن کا تعلّق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ

فطر کو فرض قرار دیا ہے [تاکہ] روزے لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاک ہو جائیں اور مسکینوں کے کھانے پینے کا سامان میسر آئے۔" [سنن ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۱۸۱۸]

لیکن صدقۃ الفطر کے طور پر کیا دیا جائے ہر غریب و امیر گندم دینے پر اکتفا کرتا ہے یہ بھی اپنی جگہ درست ہے گندم دے دی جائے تو صدقۃ الفطر ادا ہو جائے گا تاہم ضرورت اس کی ہے کہ کھاتے پیتے لوگوں کو بتایا جائے کہ گندم کے علاوہ بطور صدقۃ الفطر کچھ اور چیزیں بھی دی جاسکتی ہیں یا ان کی قیمت دی جاسکتی ہے جن کا تذکرہ درج ذیل حدیث میں ہے۔

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اجناس میں سے ایک صاع، جو یا کھجور میں سے ایک صاع، پنیر یا منقہ میں سے ایک صاع صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔" [بخاری مسلم بحوالہ مشکوٰۃ حدیث نمبر: ۱۸۱۶]

گندم کے علاوہ جو، کھجور، پنیر بھی صدقۃ الفطر کے طور پر دیا جاتا تھا۔ لہٰذا صحابہ کرام کے اس معمول سے اگر صدقۃ الفطر گندم کے علاوہ دیگر چیزوں کی قیمت وصول کرنے کا اہتمام کیا جائے تو گندم کے مقابلے میں یہ رقم کئی گنا زیادہ بنتی ہے جو اسلام کو مطلوب ہے کیونکہ اسلام کی معاشی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ پسماندہ طبقات کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جائے۔ صدقۃ الفطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اجتماعی طور پر جمع کیا جاتا تھا اور بیت المال ہی سے لوگوں کو دیا جاتا تھا اور دستور جماعت اسلامی پاکستان میں بھی یہی نظام اپنایا گیا ہے کہ زکوٰۃ اور صدقات واجبہ جماعت اسلامی کے بیت المال میں جمع کرائے جائیں۔ اس لیے صدقۃ الفطر کو اجتماعی طور پر جمع کر کے غرباء تک پہنچایا جائے۔

۱۸۔ رمضان اور زکوٰۃ

اُمت مسلمہ میں جو لوگ صاحب نصاب ہیں وہ بالعموم رمضان میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں لہٰذا حسب سابق ارکان جماعت جو صاحب نصاب ہیں دستوراً پابند ہیں کہ وہ پائی پائی کا

حساب کر کے زکوٰۃ دیں اور بیت المال ہی میں جمع کرائیں اگر اعزہ و اقرباء یا کہیں اور کسی مد میں خرچ کرنا ناگزیر ہو تو بیت المال میں جمع خرچ کا اندراج کرانا اور نظم کو اعتماد میں لے کر ایسا کرنا ضروری ہے یہاں دراصل یہ باور کرانا مطلوب ہے کہ زکوٰۃ کی وصولیوں کا اہتمام بھی ہر حال میں کرنا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ رمضان کی دیگر مصروفیات میں یہ کام نظر انداز ہو جائے یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ ہمارا مالیات کا بیشتر نظام اعانتوں کے بعد زکوٰۃ پر منحصر ہے اور ہمت کرنے سے رمضان المبارک میں یہ کام ہو جاتا ہے یاد رہے کہ ارکان کے علاوہ اُمیدواران رکنیت، کارکنان، سے بھی مؤثر اور منظم رابطے کا پروگرام ترتیب دیا جائے اور دیگر اہل خیر لوگوں کی فہرست بنا کر اپنے اپنے منصوبہ جات ان کے سامنے رکھ کر ان سے بھی استحکام بیت المال میں بھرپور تعاون حاصل کیا جائے۔

۱۹۔ آخری گزارش

آخر میں ایک مرتبہ پھر میں یہ بات دہراؤں گا کہ رمضان المبارک کے کسی بھی لمحہ کو ضائع نہ کیا جائے اور ہر لمحہ کو با مقصد بنا دیا جائے کیونکہ یہ لمحات ہی ہمارے کل کو روشن اور تابندہ کرنے والے ہیں اور ہماری اس دنیا کو بھی سنوارنے والے ہیں اس لیے ان تاریخ ساز لمحات کی کما حقہ، قدر کیجیے اور ہمارے اس پیغام کو بار بار پڑھیے اور آئندہ جو نصاب دیا جائے گا یا از خود کچھ طے کر کے اس کو رمضان المبارک میں یاد کرنے کی کوشش کیجیے اور پھر خدانخواستہ کسی وجہ سے یہ کام پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ سکے تو آئندہ برابر تحفیظ کا کام جاری رکھئے تا آنکہ ہدف حاصل ہو جائے۔ اس کا مطلب صرف یہ نہیں ہے کہ نماز اور اس کا ترجمہ، دُعائیں اور ان کا ترجمہ یاد ہو بلکہ ان کو اپنی زندگی میں حرز جان بنانے کا اہتمام بھی کریں گے۔ اس سرکلر کا اختتام دُعائے رمضان سے کرتا ہوں آپ رمضان میں کثرت سے اس کو وردِ زبان رکھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ مجھے بتائیں کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ فلاں رات شب قدر ہے تو اس میں مجھے کیا کرنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کہے "اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ اے اللہ! بلاشبہ تو معاف کرنے والا ہے۔ معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، تو مجھے معاف کر دے۔" [مسند احمد، سنن ابن ماجہ، جامع الترمذی بحوالہ مشکوۃ حدیث نمبر ۲۰۹۱]

امرائے اضلاع اور حلقہ خواتین کے نظم سے درخواست ہے کہ ماہ رمضان کے اس پیغام کو تمام ارکان، کارکنان اور ممبران جماعت تک پہنچانے کا اہتمام کریں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ماہ رمضان المبارک کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق عطاء فرمائے، آمین۔

والسلام

خاکسار

(لیاقت بلوچ)

قیم جماعت اسلامی پاکستان

www.pdfbooksfree.blogspot.com